بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......................

قوم ایک اور جمہوری تماشا کے بعد منتظر ہے صالح قیادت کی، جو فقہ اسلامی، شریعت مطہرہ، قرآن وسنت اور آئین پاکستان کے مطابق حکمرانی قائم کرکے وطن عزیز کو ترقی کی راہ پر گامزن کردے، اگرچہ بین الاقوامی دباؤ کسی صورت اس ملک میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ ممکن نہیں ہونے دیتا اسی لئے گزشتہ ۷۰ برس سے مختلف نظام ہائے ریاست وسیاست کا تجربہ کیا جاتا رہا ہے اور بال آخر اسی طرز کی جمہوری حکومتیں قائم ہوتی رہی ہیں جس طرز کی جمہوری اقدار انتخابی معرکوں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ایک دوسرے کے خلاف روز الزام تراشیاں، بہتانات، مغلظات، متکبرانہ للکاریں اور بڑھکیں، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے غیر اخلاقی، غیر اسلامی، غیر شرعی غیر انسانی حربوں کا استعمال، مخالف امیدواروں کے قتل تک کی نوبت، اور ایک دوسرے کے کیمپوں اور جلسے جلوسوں پر مسلح حملوں کی یلغار، میڈیا کے ذریعہ روزانہ کی بنیاد پر صبح وشام ایک دوسرے کے خلاف اجرتی بھانڈوں (سوکالڈ اینکروں) کی زبانوں سے منفی پراپیگنڈہ کی جنگ، اور ان سب "کارہائے خیر" کے نتیجہ میں منتخب ہونے کے بعد منتخب ہونے والوں سے خیر کی توقعات وابستہ کرنا یہ ہماری ہی بھولی بھالی قوم کا شیوہ ہے کوئی اور قوم ایسا کرے ممکن نہیں، یہ ہمارا ہی طرہ امتیاز ہے۔کہ ووٹ فاسق وفاجر کو دیں گے اور توقعات قرآن وسنت کے نفاذ کی وابستہ کریں گے۔مزید براں مزاج یہ ہے کہ:

ووٹ دیں گے برادری کے نام پر، قومیت کے نام پر، زبان کی بنیاد پر، گٹر وٹر بنانے کے وعدوں پر، اور توقع رکھیں گے شریعت اسلامیہ کے نفاذ کی......اور اب تو ایسا لگتا ہے کہ شریعت کے نفاذ کی بات بھی ایک محدود طبقے تک محدود ہے۔ورنہ عام ووٹر کو اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں لگتی۔حالیہ انتخابات میں شریعت، دین اور اسلام کے نام پر ووٹ مانگنے والوں کو ملنے والے ووٹوں سے

اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مذہب مخالف ووٹ کتنے پڑے اور مذہب کے لئے کتنے آئے۔ ووٹ دیتے وقت کسی نے کسی امیدوار سے وعدہ لیا ہو کہ تم اور تمہاری جماعت منتخب ہوکر ہم پر اسلام کا نظام عدل اجتماعی نافذ کروگے کوئی اور نظام نہیں تھوپوگے، یہ اب تک کہیں سننے پڑھنے میں نہیں آیا ،اب منتخب ہونے کے بعد ان سے یہ کہنا کہ تم امیر المؤمنین بن کر ہم پر قرآن وسنت کے مطابق حکمرانی کرنا یہ کیونکر ممکن اور درست ہوگا؟ ہاں آئین ایک ایسی دستاویز ہے کہ چونکہ ہر امیدوار نے آئین سے وفادار رہنے کا حلف لینا ہے اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آئین میں چونکہ یہ لکھا ہے کہ اس ملک میں کوئی بھی قانون خلاف شریعت نہیں بنے گا، اور اگر کوئی قانون ایسا بن چکا ہے یا بن جائے تو اسے قرآن سنت کی تعلیمات کے مطابق بنایا جائے گا، لہذا منتخب نمائندوں سے کہا جاسکتا ہے کہ آئین کی پاسداری کریں......لیکن یہاں ایک اور طرفہ تماشا ہے کہ ہر بار منتخب ہونے والے ۹۰ فی صد اراکین وہ ہوتے ہیں جو غیر تعلیم یافتہ اور قانون کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوتے۔انہوں نے کبھی آئین کا مطالعہ کیا ہوتا ہے نہ قانون کا۔لیکن ہم انہیں منتخب کرتے ہیں قانون سازی کے لئے ......اور پھر جس طرح کی قانون سازیاں وہ کرتے ہیں اس پر واویلا کرنا چہ معنی دارد......؟ خود ہی تو انہیں یہ کام سونپا اور اب خود ہی واویلا کرنے نکلیں تو کیسی دانشمندی ہوگی؟ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اذا وُسِدَ الامرُ الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ**......امور قانون سازی اپنے ہی ہاتھوں غیر اہل لوگوں کے سپرد کرنے کے بعد رونا پیٹنا یہ اس ملک کے اکثریتی باشندوں کا ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے۔اللہ کرے ہمارے نو منتخب نمائندے عوام کو قانون سازی کے حوالہ سے رونے پیٹنے اور افسوس کرنے کا موقع نہ دیں اور آئین کی پاسداری کرتے ہوئے وطن عزیز کی ترقی وخوشحالی کے لئے پوری ہمت لگادیں......تاکہ گزشتہ برسوں کی ساری کمیاں کوتاہیاں دور ہوجائیں......اور واقعتاً ایک نیا خوشحال اور اللہ ورسول کا مطیع وفرمانبردار پاکستان وجود میں آئے......

الیکشن ممبری، کونسل، صدارت
بنائے خوب آزادی نے پھندے
میاں نجار بھی چھیلے گئے ساتھ
نہایت تیز ہیں یورپ کے رَندے